Anwar al-Sirah: International Research Journal for the Study of the Prophet Muhammad (PBUH)'s Biography
ISSN: 3006-7766 (online)and 3006-7758 (print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/anwaralsirah/index
Published by: Seerat Chair, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

معجزہ کی تفہیم: اصول ومبادی کا تحقیقی جائزہ

The Understanding of Miracles: A Research Review of Foundational Concepts

Muhammad Mudasar Rasool Raza*
M.Phil Scholar Government College University Faisalabad
Email: mudasarrazvi5@gmail.com
Prof. Dr. Humayun Abbas
Dean Faculty of Islamic and Oriental Learning Government College University Faisalabad. Email: drhumayunabbas@gcuf.edu.pk

Abstract

Humanity was created by Allah Almighty with the primary purpose of worship, and to guide them in fulfilling this purpose, Allah appointed prophets throughout history. This line of prophethood began with Prophet Adam (peace be upon him) and culminated with the final prophet, Prophet Muhammad (peace be upon him), marking the end of the prophetic mission. Given that prophets were human beings, the emergence of individuals claiming prophethood was met with natural skepticism. To validate these claims and to underscore the divine authority of the prophets, Allah manifested extraordinary events known as mu'jizat (miracles), which served as irrefutable signs of their legitimacy. This paper provides a comprehensive exploration of the concept of miracles in Islamic theology, focusing on the definitions, conditions, and synonyms of mu'jizat as discussed by classical and contemporary scholars. It aims to clarify the significance of miracles in the context of prophethood, examining their role in affirming the truth of prophetic claims and demonstrating the divine support granted to the prophets. By synthesizing a wide range of scholarly perspectives, this study seeks to offer a nuanced understanding of the subject and to underscore its importance in Islamic thought. Furthermore, it highlights the extensive research on this topic, contributing to a deeper understanding of the role of miracles in confirming the authenticity of divine revelation.

Keywords: Miracles Synonyms, Guidence, Evidence, Extraordinary Events

تعارف:

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا اور ان کی رہنمائی کیلئے انبیاء کو مبعوث فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آپ ﷺ خاتم النبیین بن کر تشریف لائے تو یوں یہ سلسلہ نبوت اختتام

---

* Email of corresponding author: mudasarrazvi5@gmail.com

کو پہنچا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے نوع بشر ہی سے انبیاء کا انتخاب فرمایا ہے لہذا جب لوگوں کے سامنے ظاہرا ان ہی کی مثل دکھنے والے افراد نے دعویٰ نبوت کیا تو فطری تقاضا کے عین مطابق ان سے اس دعویٰ کی صداقت پر دلیل کا مطالبہ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دعویٰ کی صداقت اور ان کی عظمت کے اظہار کیلئے ان کے ہاتھ پر خارق عادت امور کو ظاہر فرمایا۔ انبیاء علیہم السلام سے ظاہر ہونے والے یہی خارق عادت امور معجزات کہلاتے ہیں۔ دینی ادب میں معجزات انبیاء کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اسی لئے تمام مصادر اسلامی میں ان کے مختلف پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ معجزہ کے کامل فہم کیلئے اسکے اصول ومبادی کو جاننا نہایت ضروری ہے۔ ذیل میں معجزہ کی تفہیم سے متعلقہ بنیادی مباحث کو بیان کیا جاتا ہے:

معجزہ کی لغوی تحقیق:

معجزہ اعجاز سے مشتق ہے۔ جس کا مادہ "ع، ج، ز" ہے۔ عجز کے لغوی معنی "بے بسی، کمزوری اور عدم قدرت" کے ہیں[1] یعنی عجز حزم اور قدرت کی نقیض بمعنی "اثباتُ العجز" ہے، جسے اظہارِ عجز کیلئے بطور استعارہ استعمال کیا جاتا ہے، پھر مجازاً ہر اس شے کو کہا جاتا ہے جو عجز کا سبب بنے اور عرف میں سببِ عجز کا علم گردانا جاتا ہے۔[2] یہ مادہ مذکورہ معانی میں قرآن کریم کی کئی آیات میں مذکور ہے۔ ذیل میں چند آیات ملاحظہ ہوں:

"یٰوَیْلَتٰی اَعَجَزْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِثْلَ ھٰذَا الْغُرَابِ"[3]

ہائے افسوس! کیا میں اس کوّے کی مانند بھی نہ ہو سکا۔

"وَّ اعْلَمُوْا اَنَّکُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰہِ"[4]

اور جان رکھو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے۔

"وَّ اَنَّا ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰہَ فِی الْاَرْضِ وَ لَنْ نُّعْجِزَہٗ ھَرَبًا"[5]

اور ہم نے یقین کر لیا ہے کہ ہم اللہ کو ہرگز زمین میں (رہ کر) عاجز نہیں کر سکتے اور نہ ہی (زمین سے) بھاگ کر اسے عاجز کر سکتے ہیں۔

"فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُہٗ فِیْ صَرَّۃٍ فَصَکَّتْ وَجْھَھَا وَ قَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ"[6]

پھر اُن کی بیوی (سارہ) حیرت وحسرت کی آواز نکالتے ہوئے متوجہ ہوئیں اور تعجّب سے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا اور کہنے لگی: (کیا) بڑھیا بانجھ عورت (بچہ جنے گی)۔

"وَ مَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَیْسَ لَہٗ مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءُ"[7]

اور جو اللہ کے بلانے والے کی بات نہ مانے تو وہ زمین میں قابو سے نکل کر جانے والا نہیں ہے اور اللہ کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں ہے۔

معجزہ کی تاء:

اہل علم کے ہاں معجزہ کی "تاء" پر بھی بحث کی گئی ہے۔ اس حوالہ سے معجزہ کی تاء میں تین احتمال ہیں:

1۔ مبالغہ کی ہے جیسا کہ "علامہ" میں۔[8]

2۔ نقل من الوصفیۃ الی الاسمیۃ کی ہے جیسا کہ حقیقۃ میں۔[9]

3۔ تانیث کی ہے لیکن موصوف محذوف ہے دراصل "آیۃ معجزۃ" ہے۔

معجزہ کی اصطلاحی تعریفات:

مختلف ادوار میں ارباب علم و فن نے معجزہ کی مختلف تعریفات بیان کی ہیں۔ چند اہم تعریفات یہ ہیں: علامہ ابو شکور سالمی نے معجزہ کی جامع ومانع تعریف بیان کی ہے، فرماتے ہیں:

"حد المعجزة ان يظهر عقيب السؤال والدعوى ناقضا للعادة من غير استحالة بجميع الوجوه ويعجز الناس عن اتيان مثله بعد التجهد والاجتهاد اذا كان بهم حذاقة ورزانة في مثل تلك الصنيعة"[10]

معجزہ کی تعریف یہ ہے کہ سوال اور دعوی کے بعد (اللہ کے رسول اور نبی کے ہاتھ پر) کوئی ایسی خارق عادت چیز ظاہر ہو جو ہر حیثیت سے محال نہ ہو اور لوگ باوجود کوشش اور تدبیر کے اس قسم کے معاملات میں پوری فہم وبصیرت رکھتے ہوئے بھی اس کے مقابلے سے عاجز ہوں۔

علامہ سعد الدین تفتازانی (م:۷۹۳ھ) نے معجزہ کی تعریف یوں کی ہے:

"المعجزات، جمع معجزة وهى امر يظهر بخلاف العادة على يد مدعى النبوة عند تحدى المنكرين على وجه يعجز المنكرين عن الاتيان بمثله"[11]

معجزات، معجزہ کی جمع ہے اور معجزہ ایسا خلاف عادت واقعہ ہے جو ہر مدعی نبوت کے ہاتھ پر منکرین کے چیلنج کے وقت اس طریقہ پر ظاہر ہوتا ہے کہ منکرین کو اس کی مثل لانے سے عاجز کر دیتا ہے۔

علامہ سید شریف جرجانی (م:۸۱۶ھ) فرماتے ہیں:

"المعجزة امر خارق للعادة داعية الى الخير والسعادة مقرونة دعوى النبوة قصد به اظهار صدق من ادعى انه رسول من الله"[12]

معجزہ ایسا خلاف عادت واقعہ جو نیکی اور بھلائی کی طرف بلانے والا ہوتا ہے، دعویٰ نبوت کے ساتھ متصل ہوتا ہے اور جس کے ذریعے ایسے شخص کی سچائی کے اظہار کا قصد کیا جاتا ہے جس کا دعوی ہو کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

ملا واعظ کاشفی (م:۹۰۷ھ) فرماتے ہیں:

"المعجزة عبارة عن اظهار قدرةالله سبحانه وتعالى وحكمته على يد نبى مرسل بين امته بحيث يعجز اهل عصره عن ايراد مثلها"[13]

معجزہ اللہ سبحانہ وتعالی کی قدرت اور حکمت کا اس کے برگزیدہ نبی کے دستِ مبارک پر اظہار ہے تاکہ وہ اپنی امت اور اہل زمانہ کو اس کی مثل لانے سے عاجز کر دے۔

علامہ جلال الدین سیوطی(م:۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

"المعجزة امر خارق للعادة ، مقرون بالتحدی ، سالم عن المعارضة"[14]

معجزہ ایسا خارق عادت امر ہے جو چیلنج کے ساتھ متصل ہو اور معارضہ سے محفوظ ہو۔

امام قسطلانی(م:۹۲۳ھ) معجزہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ان المعجزة هی الامر الخارق للعادة المقرون بالتحدی الدال علی صدق الانبیاء علیهم الصلوة والسلام"[15]

معجزہ ایک ایسا خلاف عادت امر ہوتا ہے، جس کے ساتھ چیلنج متصل ہوتا ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی صداقت پر دلالت کرتا ہے۔

علامہ یوسف الصالحی الشامی(م:۹۴۲ھ) معجزہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"المعجزة هی الامر الخارق للعادة المقرون بالتحدی الدال علی صدق الانبیاء علیهم الصلاة والسلام الواقع علی وفق دعوی المتحدی بها مع امن المعارضة "[16]

معجزہ وہ واقعہ ہوتا ہے جو خلاف عادت ہو، چیلنج کے ساتھ متصل ہو، انبیائے کرام کی صداقت پر دلالت کرتا ہو، چیلنج کرنے والے کے دعوی کے موافق ہو اور معارضہ سے محفوظ ہو۔

علامہ عبد العزیز پرہاروی(م:۱۲۳۹ھ) نے معجزہ کی تعریف یوں کی ہے:

"المعجزة امر خارق للعادة قصد به اظهار صدق من ادعی انه رسول الله"[17]

معجزۃ ایسا خلاف عادت واقعہ ہوتا ہے جس کے ذریعے ایسے شخص کی سچائی کے اظہار کا ارادہ کیا گیا ہو جس کا دعوی ہو کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

علامہ یوسف نبہانی(م:۱۳۵۰ھ) رقمطراز ہیں:

"المعجزة امر خارق للعادة مقرون بالتحدی مع عدم المعارضةمن المرسل الیهم بان لا یظهر منهم ذلک الخارق"[18]

معجزہ سے مراد وہ واقعہ ہوتا ہے جو خلاف عادت ہو، چیلنج کے ساتھ متصل ہو اور جن لوگوں کی طرف اس نبی یا رسول کو بھیجا جائے ان سے اس واقعہ کا مقابلہ نہ ہو سکے اس طرح کہ وہ خلاف عادت واقعہ ان سے رونما نہ ہو سکے۔

حسن ایوب الازھری(م:۲۰۰۸ء) نے معجزہ کی تعریف یوں بیان کی ہے:

"المعجزة دلیل حسی او معنوی یعجز جمیع البشر الموجودین عند ارسال الرسول عن الاتیان بمثله"[19]

معجزہ ایک ایسی حسی یا معنوی دلیل ہے جو رسول کی بعثت کے وقت موجود تمام لوگوں کو اس کی مثل لانے سے عاجز کر دیتی ہے۔

احمد بن عوض اللہ اللہیبی فرماتے ہیں کہ:

" المعجزة امر يظهر بخلاف العادة فى دارالتكليف لاظهار صدق مدعى النبوة مع نكول من يتحدى به عن معارضته بمثله"[20]

معجزہ ایسا امر ہے جو مخالفین (نبوت) کو اپنی مثل سے عاجز کرتے ہوئے مدعی نبوت کی صداقت کے اظہار کیلئے دنیا میں خلاف عادت ظاہر ہوتا ہے۔

مذکورہ تعریفات کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ "معجزہ سے مراد نبوت کی ایسی دلیل ہے جس کی مثل لانے سے لوگ عاجز ہوں۔" اس پر سب اہل علم کا اتفاق ہے اور اسی کی بنیاد پر متقدمین و متاخرین نے کتب میں معجزات کو بیان کیا ہے۔ جیسا کہ علامہ یوسف نبہانی معجزہ کی لغوی و اصطلاحی تعریفات اور شرائط ذکر کرنے کے بعد بیان معجزات سے قبل رقمطراز ہیں:

"مرادى بالمعجزات فى هذا الكتاب جميع الدلائل والآيات التى دلت على صحة نبوته ورسالته لا خصوص ما اصطلح عليه المتكلمون"[21]

اس کتاب میں معجزات سے میری مراد وہ تمام دلائل و آیات ہیں جو نبی کریم ﷺ کی نبوت و رسالت کی صحت پر دلالت کرتے ہیں نہ کہ وہ مخصوص جن پر متکلمین کی اصطلاح صادق آتی ہے۔

اور یہی معجزہ کی بیان کردہ تمام اصطلاحی تعریفات کی بنیاد ہے لیکن اہل علم نے معجزہ کی تعریف کو جامع و مانع بنانے کیلئے بعض نے اجمالاً اور بعض نے تفصیلاً قیود و شرائط کا ذکر کیا ہے۔ پس اسی اجمال و تفصیل کی بنا پر اہلِ علم نے مختلف انداز سے معجزہ کی اصطلاحی تعریفات بیان کی ہیں۔ مذکورہ بالا تعریفات کی روشنی میں معجزہ کی جامع و مانع تعریف یوں کی جاسکتی ہے:

"المعجزة امر خارق يظهر الله على ايدى الانبياء والمرسلين تائيدالهم وتحديا لاقوامهم"

معجزہ ایک ایسا خلاف عادت واقعہ ہوتا ہے جس کا ظہور اللہ تعالی انبیاء و رسل کے ہاتھوں پر ان کی تائید اور ان کی قوموں کو چیلنج کرنے کیلئے کرتا ہے۔

وجہ تسمیہ:

قاضی عیاض مالکی (م:544ھ) معجزہ کی وجہ تسمیہ یوں بیان کرتے ہیں:

"اعلم ان معنى تسميتنا ما جاءت به الانبياء معجزة هو ان الخلق عجزوا عن الاتيان بمثلها"[22]

یہ بات بخوبی جان لینی چاہیئے کہ جو کچھ انبیاء کرام اپنے ساتھ لے کر آتے ہیں اسے ہم نے "معجزۃ" کا نام اس لئے دیا ہے کہ مخلوق اس کی مثل لانے سے عاجز ہوتی ہے۔

معجزہ کی شرائط:

کسی بھی واقعہ کے معجزہ ہونے کیلئے اس میں نو شرائط کا پایا جانا ضروری ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

پہلی شرط:

کسی واقعہ کے معجزہ ہونے کیلیئے شرط ہے کہ وہ اللہ کا فعل ہو، کیونکہ تصدیق اسی وقت حاصل ہو گی جب وہ اس کی طرف سے ہو۔[23]

دوسری شرط:

اس امر پر اللہ کے سوا کوئی قادر نہ ہو۔ معجزہ کیلیئے اس شرط کا حصول واجب ہے کیونکہ اگر کوئی آنے والا ایسے زمانے میں آیا جس میں رسل کا آنا صحیح تھا اور اس نے رسالت کا دعوی کیا اور حرکت، سکون، کھڑا ہونے یا بیٹھنے جیسے امور کو بطور معجزہ پیش کیا تو ان امور پر معجزہ کا اطلاق نہ ہو گا کیونکہ ہر انسان بلکہ جانور بھی ان تمام کی مثل پر قادر ہوتا ہے۔ واجب ہے کہ معجزہ کا اطلاق ایسے امور پر کیا جائے، جن پر انسان قادر نہیں ہوتا جیسا کہ دریا کا پھٹنا، چاند کا دو ٹکڑے ہونا وغیرہ۔[24]

تیسری شرط:

وہ عادت کے خلاف ہو اس شرط کا پایا جانا بھی واجب ہے کیونکہ اگر کوئی مدعی رسالت کہے کہ میری نشانی دن کے بعد رات کا آنا ہے اور مشرق سے سورج کا طلوع ہونا ہے تو اس کا یہ دعوی معجزہ نہ ہو گا کیونکہ یہ افعال اگرچہ ایسے ہیں جن پر اللہ کے سوا کوئی قادر نہیں لیکن یہ اس شخص کی وجہ سے نہیں ہیں بلکہ یہ اس کے دعوی سے پہلے بھی اسی طرح تھے جس طرح اس کے دعوی کے وقت ہیں پس ثابت ہوا کہ کوئی وجہ نہیں کہ وہ اس کے صدق پر دلیل ہے۔ وہ چیز جس کی گواہی رسول دیتا ہے وہ اس کی سچائی پر دلالت کرتی ہے۔ یہ اس طرح ہے کہ وہ کہتا ہے میری سچائی پر دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالی میرے رسالت کے دعوی کی وجہ سے عادت کے خلاف کرے گا جیسے وہ اس ڈنڈے کو سانپ بنادے گا، پتھر کو پھاڑ کر اس میں سے اونٹنی نکالے گا یا میری انگلیوں سے چشمہ پھوٹ پڑے گا۔ پس یہ علامات اللہ تعالی کے قول کے قائم مقام ہوں گی۔ اگر ہم اس کا کلام سن سکتے تو وہ فرماتا اس نے سچ کہا کہ میں نے اس کو مبعوث کیا ہے۔[25]

چوتھی شرط:

چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ مدعی نبوت اس معجزہ کے ساتھ اللہ تعالی سے گواہی طلب کرے جیسے وہ کہے میری نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالی اس پانی کو زیتون کا تیل بنادے گا اور میرے زمین کو زلزلہ پیدا کرنے کا حکم دینے کے ساتھ اللہ تعالی زمین کو حرکت دے گا۔ اگر اللہ تعالی نے ایسا ہی کر دیا تو وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہو گا۔[26]

پانچویں شرط:

معجزہ اس کے دعویٰ کے مطابق واقع ہو۔ اس شرط کا پایا جانا بھی ضروری ہے کیونکہ اگر مدعی نبوت کہے کہ میری نبوت کی نشانی اور میری حجت کی دلیل یہ ہے کہ میرا ہاتھ یا میری سواری بولے گی اور پھر وہ ہاتھ بولا یا سواری بولی اور اس نے کہا کہ یہ جھوٹا ہے۔ یہ نبی نہیں ہے۔ یہ کلام تو اللہ نے ہی پیدا کیا لیکن اس کے دعوی کے مطابق نہیں بلکہ اس کے جھوٹے ہونے پر دال ہے۔ اسی طرح جو روایت ہے کہ مسیلمہ نے ایک کنویں میں تھوکا تاکہ اس کا پانی زیادہ ہو جائے تو پانی مزید نیچے چلا گیا۔ یہ خارق عادت امور معجزہ نہیں

کیونکہ یہ جن کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے، ان کو جھٹلانے والے ہیں۔[27]

چھٹی شرط:

معجزہ کے ساتھ تحدی متصل ہو یعنی منکرین کو مقابلہ کا چیلنج کیا جائے۔(محققین کہتے ہیں کہ تحدی" دعویٰ رسالت" کو کہا جاتا ہے۔)[28] تحدی کے حقیقی معنیٰ کو مد نظر رکھتے ہوئے، علماء نے اس شرط کو باطل قرار دیا ہے کیونکہ معجزات کثیرہ میں مقابلہ کی دعوت نہیں دی گئی۔ مذکورہ شرط کی صورت میں ان کا معجزات سے خارج ہونا لازم آتا ہے۔ اس لئے علماء نے فرمایا کہ تحدی سے مراد یہ نہیں کہ اس کی مثل لانے کیلئے مخالفین کو پکارا جائے بلکہ تحدی کیلئے رسالت کا دعوی ہی کافی ہے۔[29]

علامہ یوسف نبہانی اس شرط کو یوں بیان فرماتے ہیں کہ وہ واقعہ چیلنج سے ملحق ہو اور چیلنج سے مراد رسالت کا دعوی ہے۔ کبھی کبھی خلاف عادت واقعات رونما ہوتے ہیں جیسا کہ زلزلہ اور بجلی کا گرنا وغیرہ لیکن انہیں معجزات میں شمار نہیں کیا جاتا کیونکہ یہ چیلنج کے ساتھ متصل نہیں ہیں۔[30]

ساتویں شرط:

کسی بھی خلاف عادت واقعہ کا اصلاً مدعی کے ہاتھ پر ظاہر ہونا اور پھر اس ہی کی طرف منسوب ہونا بھی اس کے معجزہ ہونے کیلئے شرط ہے۔ مثلاً کوئی شخص قرآن کی کوئی سورۃ حفظ کرلے، پھر وہ کسی ایسے دور دراز بسنے والے قبیلے کے پاس جائے جن کے پاس ابھی اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو، وہاں دعویٰ نبوت کرے اور بطور معجزہ قرآنی سورۃ تلاوت کرے تو یہ معجزہ نہ ہو گا کیونکہ یہ اس مدعی کے ہاتھ پر ظاہر نہیں ہوا اور نہ ہی اصل مدعی کی طرف منسوب ہے۔[31]

آٹھویں شرط:

وہ واقعہ دعویٰ رسالت سے پہلے کا نہ ہو۔ مثلاً رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے قبل آپ کے سر پر بادل کا سایہ کناں ہونا یا آپ ﷺ کے سینہ مبارک کا چاک ہونا۔ یہ آپ ﷺ کے معجزات میں شامل نہیں ہیں بلکہ یہ ارہاصات ہیں کیونکہ انبیاء سے قبل از اعلان نبوت ان کی نبوت کی بنیاد کیلئے خرق عادت امور کا ظہور جائز ہے۔ اسی طرح معجزہ کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ وہ واقعہ مدعی نبوت کے وصال کے بعد ظاہر نہ ہوا ہو۔[32]

نویں شرط:

خرق عادت واقعہ کے معجزہ ہونے کیلئے ضروری ہے کہ وہ مدعی نبوت کے ہاتھ پر ظاہر ہو یعنی وہ نبی کے دعویٰ رسالت کی تصدیق کیلئے ہو۔ اس شرط کے ذریعے کرامت، معونت اور استدراج جیسے خرقِ عادت امور معجزہ کی تعریف سے خارج ہو جاتے ہیں۔[33]

معجزہ کے مترادفات:

خارقِ عادت امور کیلئے متکلمین نے معجزہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ قرآن کریم میں انبیاء کی طرف منسوب ان امور کیلئے معجزہ کا لفظ استعمال نہیں ہوا بلکہ ان امور کیلئے قرآنی تعبیرات درج ذیل ہیں:

1۔آیة　　2۔ برهان　　3۔ مبصرة　　4۔ بينة　　5 فرقان

1۔ آیت:

آیت کا لغوی معنی " العلامۃ "یعنی نشانی ہے[34] اور نشانی کسی مقصود تک رسائی کے ذریعے کو کہا جاتا ہے۔ انبیاء کی طرف منسوب خرقِ عادت امور کیونکہ تصدیقِ رسالت و مقامِ نبوت کے ادراک کا ذریعہ ہیں اس لئے انہیں قرآن کریم میں " آیات " سے موسوم کیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

"وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللَّهُ أَوْ تَأْتِينَا آيَةٌ "[35]

اور جاہلوں نے کہا: اللہ ہم سے کیوں نہیں کلام کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آجاتی۔

مذکورہ آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی یا ایسے دیگر خرقِ عادت امور کو طلب کیا جارہا ہے جو ان کی عقول کو عاجز کردیں تاکہ وہ اللہ کے نبی کی سچائی کو جان سکیں یعنی آیت مذکورہ میں اللہ کے نبی سے تصدیقِ رسالت کیلئے معجزہ طلب کیا جارہا ہے۔[36] دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

"وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِیَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ"[37]

کسی رسول کیلئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ کوئی نشانی (معجزہ) اللہ کے حکم کے بغیر لے آئے۔

2۔برھان:

قرآن کریم میں معجزہ کیلئے استعمال ہونے والا دوسرا لفظ "برھان " ہے[38]۔برھان کے لغوی معنی "حجۃ"یعنی دلیل کے ہیں۔ لسان العرب میں ہے کہ برھان سے مراد ایسی دلیل ہے جو انکار کرنے والے کیلئے فیصلہ کن ہوتی ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے:

"اذا جاء بحجة قاطعة للددالخصم ، فهو مبرهن"[39]

جب کوئی شخص مخالف کی تردید کیلئے قطعی دلیل پیش کرتا ہے تو اسے مبرھن کہا جاتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام سے منسوب خلاف عادت واقعات کو "برھان "کہنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ یہ فریق مخالف کیلئے حجت تامہ ہوتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

"اسْلُكْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاء مِنْ غَيْرِ سُوءٍ وَاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرهْبِ فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِن رَّبِّكَ إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ"[40]

اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال نکلے گا سفید چمکتا بے عیب اور اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ لے خوف دُور کرنے کو تو یہ دو برھان ہیں تیرے رب کی فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بے شک وہ نافرمان لوگ ہیں۔

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دو معجزات کا ذکر کیا ہے اور انہیں برھانان سے تعبیر کیا ہے۔[41]

3۔ مبصرۃ:

لسان العرب میں مبصرۃ کے لغوی معنی "واضح اور روشن "ہیں۔[42] مبصرۃ سے مراد ایسی واضح وروشن دلیل ہے جس کی وجہ سے کسی

قسم کا ابہام باقی نہ رہے۔ نبی کا معجزہ بھی اس کی نبوت پر اللہ کی ایسی بین دلیل ہوتا ہے کہ جس کے سبب تشکیک کے تمام بادل چھٹ جاتے ہیں اور حق نکھر کر سامنے آجاتا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں معجزہ کیلئے مبصرۃ کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

"وَ اٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً "[43]

اور ہم نے ثمود کو اونٹنی بطور واضح نشانی دی۔

قوم ثمود کی فرمائش پر اونٹنی کا ظہور ایک معجزہ تھا۔ جسے مبصرۃ کے لفظ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔[44]

4۔ بینۃ:

بینہ کے لغوی معنی "الحجۃ الواضحۃ" یعنی واضح دلیل کے ہیں[45] اور اصطلاحاً بینہ ایسی دلیل کو کہتے ہیں جس کے ذریعے مدعی فریق مخالف کے انکار کی صورت میں اس کی بات کو باطل قرار دے سکے۔ چونکہ معجزہ بھی ایسی ہی واضح دلیل ہوتی ہے جس کے ذریعے منکرینِ نبوت کے افکار کو باطل قرار دیا جاتا ہے۔ اس لئے قرآن مجید میں معجزہ کیلئے "بینۃ" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

"قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً "[46]

بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن نشانی آگئی۔ اللہ کی یہ اونٹنی تمہارے لئے نشانی ہے۔

مذکورۃ آیت میں آیۃ اور بینۃ کے الفاظ کا تقدیم و تاخیر کے ساتھ آنا، معجزہ کے مفہوم کو واضح کر رہا ہے۔ دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

"وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰاتٍ "[47]

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو نو روشن بینات دیں۔

مذکورہ آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نو معجزات کا اجمالاً ذکر ہے، جنہیں بینات سے تعبیر کیا گیا ہے۔[48]

5۔ فرقان:

الصحاح فی اللغۃ میں ہے کہ ہر وہ چیز جس کے ذریعے حق و باطل کے درمیان فرق کیا جائے، وہ فرقان ہے[49]۔ معجزات چونکہ سچے اور جھوٹے مدعی نبوت کے درمیان فرق کرنے والے ہوتے ہیں، اس لئے انہیں فرقان بھی کہا جاتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

"وَ اِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ"[50]

اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور معجزات عطا کئے تاکہ تم راہ پر آؤ۔

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ " الکتاب " سے مراد تورات اور " فرقان " سے مراد وہ تمام معجزات ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیئے گئے۔[51]

معجزات پر متقدمین نے مختلف کتب تالیف کی ہیں۔ اس موضوع پر لکھی جانے والی مستقل کتب کے عناوین کیلئے علماء سیرت نے جن اسماء کا انتخاب کیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

الآیات:

معجزات پر مستقل تصانیف کے عناوین میں سب سے کم استعمال ہونے والا لفظ " الآیات " ہے۔ اس کی مثالیں درج ذیل ہیں:

1۔ الآیات النیرات للخوارق المعجزات: ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م:۸۵۲ھ)

2۔ الاحکام لسیاق مالسیدنا محمد علیہ السلام من الآیات البینات الباھرات والاعلام: علی بن محمد القطان (م:٦۲۸ھ)

3۔ الآیات البینات فیمافی اعضاء الرسول ﷺ من معجزات: سعید بن عبد القادر باشنفر

واقعہ معراج کے عظیم الشان نشانی ہونے کی بناپر علماء نے اسی ایک "آیت" پر بھی اس نام سے اپنی تالیفات مرتب کی ہیں جیسا کہ

1۔ الآیات العظیمۃ الباھرۃ فی معراج سید اھل الدنیا والآخرۃ: محمد بن یوسف بن علی الدمشقی (م:۹۴۲ھ)

2۔ الآیۃ الکبری فی شرح قصۃ الاسراء: علامہ جلال الدین سیوطی (م:۹۱۱ھ)

اعلام:

معجزات پر مستقل تصانیف کے لئے عموماً دوسرا کم استعمال ہونے والا لفظ "اعلام" ہے۔ البتہ اس نام کی کتب آیات النبی کے نام کی کتابوں سے زیادہ ہیں۔ معروف کتب درج ذیل ہیں:

1۔ اعلام النبوۃ: المامون العباسی (م:۲۱۸ھ)

2۔ اعلام النبوۃ: داؤد بن علی الاصفہانی (م:۲۷۰ھ)

3۔ اعلام النبوۃ: ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی (م:۲۷۵ھ)

4۔ اعلام رسول اللہ ﷺ المنزلۃ علی رسلہ فی التوراۃ والانجیل والزبور والقرآن وغیر ذالک، دلائل نبوتہ من البراھین النیرۃ والدلائل الواضحۃ: عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ (م:۲۷٦ھ)

5۔ اعلام النبوۃ: ابوحاتم محمد بن ادریس الرازی (م:۲۷۷ھ)

6۔ اعلام النبوۃ: احمد بن فارس اللغوی (م:۲۹۵ھ)

7۔ اعلام النبوۃ فی دلالات الرسالۃ، ابوالمطرف عبدالرحمن بن محمد بن فطیس القرطبی (م:۴۰۲ھ)

8۔ اعلام النبوۃ: ابوالحسین علی بن محمد الماوردی (م:۴۵۰ھ)

9۔ اعلام النبوۃ: عبداللہ بن عبدالعزیز البکری الاندلسی (م:۴۸۷ھ)

خصائص:

کتب معجزات کا ایک اور معروف عنوان "خصائص" ہے۔ اس عنوان کے تحت لکھی گئی کتب میں فقط معجزات ہی کو نہیں بلکہ مطلقاً امتیازات النبی ﷺ کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔ اس موضوع پر لکھی گئی کتب کی فہرست درج ذیل ہے:

1۔ الدرالثمین فی خصائص النبی الامین: عبدالرحمن بن علی بن جوزی (م:۵۹۷ھ)

2۔ نھایۃ السؤل فی خصائص الرسول ﷺ: عمر بن الحسن بن دحیہ الکلبی (م:٦۳۳ھ)

3۔ خصائص النبی ﷺ: یوسف بن موسی المعروف بابن المسدی الاندلسی (م:٦٦۳ھ)

4۔ خصائص النبی ﷺ: حافظ مغلطائی بن قلج (م:۷۶۲ھ)

5۔ ارجوزۃ فی خصائص النبی علیہ السلام: التاج السبکی (۷۷۱ھ)

6۔ خصائص سید العالمین: یوسف بن محمد بن مسعود العبادی الدمشوقی (م:۷۷۶ھ)

7۔ خصائص النبی ﷺ: عمر بن علی الانصاری الوادی آشی (م:۸۰۴ھ)

8۔ غایۃ السؤل فی خصائص الرسول: سراج الدین عمر بن علی بن ملقن (۸۰۴ھ)

9۔ تعالیق علی الخصائص النبویہ: ابن الھائم احمد بن محمد (۸۱۵ھ)

10۔ خصائص النبی ﷺ: عبد الرحمن بن عمر البلقینی (م:۸۲۴ھ)

11۔ الابریز الخصائص عن الفضۃ فی ابراز خصائص المصطفی ﷺ التیفی الروضۃ: عبد الرحمن بن عمر البلقینی (م:۸۲۴ھ)

12۔ الانوار بخصائص المختار: حافظ احمد بن حجر العسقلانی (م:۸۵۲ھ)

13۔ انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب: علامہ جلال الدین سیوطی (م:۹۱۱ھ)

دلائل:

معجزات پر لکھی گئی کتب کا معروف ترین عنوان "دلائل النبوۃ" ہے۔چونکہ ان کتب میں ایسا مواد اکٹھا کیا جاتا ہے جو مقامِ نبوت کا کشاف ہوتا ہے اور نبوت کے قصر رفیع تک رسائی کے لئے رہنما کا کام دیتا ہے۔اس لئے ان کتب کو کتبِ دلائل کہتے ہیں۔اس عنوان کے تحت کثیر مؤلفین نے کتب تالیف کی ہیں۔ دلائل النبوۃ کے نام سے لکھی جانے والی پہلی کتاب "محمد بن یوسف الفریابی"(م: ۲۱۲ھ) کی ہے۔دیگر مؤلفین میں سے چند ایک کے اسماء درج ذیل ہیں:

1۔ ابوزرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی (م:۲۶۴ھ)

2۔ عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ (م:۲۷۶ھ)

3۔ ابراھیم بن ھیثم البلدی (م:۲۷۷ھ)

4۔ ابن ابی الدنیا عبد اللہ بن محمد (م:۲۸۱ھ)

5۔ ابراھیم بن اسحاق الحربی (م:۲۸۵ھ)

6۔ ابو بکر جعفر بن محمد الفریابی (م:۳۰۱ھ)

7۔ ثابت بن محمد السرقسطی (م:۳۱۳ھ)

8۔ ابراھیم بن حماد بن اسحاق (م:۳۱۳ھ)

9۔ ابو بکر محمد بن الحسن النقاش المقری (م:۳۵۱ھ)

10۔ محمد بن احمد بن ابراھیم بن العسال (م:۳۴۹ھ)

11۔ سلیمان بن احمد الطبرانی (م: ۴۳۰ھ)

12۔ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی (م: ۴۳۰ھ)

13۔ ابو بکر احمد بن حسین البیہقی (م: ۳۵۸ھ)[52]

خرقِ عادت امور کی اقسام:

خرقِ عادت امور کی نو اقسام ہیں۔[53]

1۔ **معجزہ:**

ایسا خلافِ عادت امر جس کا ظہور مدعی نبوت کے ہاتھ پر اظہارِ صدقِ رسالت کیلئے ہو، معجزہ کہلاتا ہے۔[54] جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا چاند کے دو ٹکڑے کرنا۔[55]

2۔ ارہاص:

ایسے خلافِ عادت امور جن کا ظہور انبیاء علیہم السلام سے قبل از بعثت ہو، ارہاصات یا تاسیس نبوت کہلاتے ہیں۔[56] جیسا کہ بچپن میں نبی کریم ﷺ کا شق صدر۔[57]

3۔ **کرامت:**

ایسا خلافِ عادت امر جس کا ظہور اللہ کے کسی نیک بندے کے ہاتھ پر ہو، کرامت کہلاتا ہے۔[58] جیسے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کا کئی میلوں دور مسجد کے منبر پر بیٹھ کر حضرت ساریہ کو جنگی ہدایات دینا۔[59]

4۔ معونت:

کسی عام شخص کے ہاتھ پر ایسے خلافِ عادت امر کا ظاہر ہونا جو کسی تکلیف سے نجات کا باعث ہو، معونۃ کہلاتا ہے۔[60] جیسے کوئی بھی شخص بیماری سے شفایابی کی دعا مانگے اور اللہ تعالیٰ فوراً شفا عطا فرمادے۔

5۔ **اہانت:**

ایسا خلافِ عادت امر جو کسی جھوٹے مدعی نبوت کے ہاتھ پر خلافِ مطلوب ظاہر ہو، اہانت کہلاتا ہے۔[61] جیسے مسیلمہ کذاب کا تھوک پھینکنا اور کنویں کے پانی کا نیچے چلے جانا۔

6۔ استدراج:

ایسا خلافِ عادت امر جو کسی فاسق، خدائی کے دعویدار کے ہاتھ پر ظاہر ہو، استدراج کہلاتا ہے۔[62] جیسا کہ دجال کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والے خرقِ عادت امور۔[63]

7۔ **سحر:**

ایسے قواعد جن کے ذریعے افعالِ عجیبہ کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ جو شخص ان قواعد سے ناواقف ہو اس کا ان کو کسباً حاصل کرنا ممکن

ہے۔[64] جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے جادو گروں کا رسیوں کو سانپوں میں تبدیل کر دینا۔[65]

8۔ شعبدہ:

ہاتھ کی ایسی مہارت جس میں انسان اشیاء کو حقیقت کے طور پر دیکھتا ہے لیکن وہ حقیقت میں نہیں ہوتیں۔[66] جیسا کہ بازی گر کا ہاتھ میں مٹی کو حلوہ بنانا۔

9۔ غرائب المخترعات:

ایسے امور جن کا اظہار مادے کی کچھ خصوصیات اور کائنات کے رازوں کے معلوم ہو جانے کے سبب ہوتا ہے۔[67] جیسا کہ ریڈیو، ٹیلی ویژن وغیرہ۔ حقیقتاً سحر اور اس کے مابعد مذکور امور تو اس قبیل سے ہیں کہ اسباب کے مترتب ہونے پر مسببات حاصل ہوتے ہیں، ان کو خوارق سے کوئی تعلق نہیں۔ جادو اور شعبدہ ایسی حقیقت کا ظاہر کرنا ہے جو کہ نفس الامر میں متحقق نہیں ہے جیسا کہ میدان میں سراب۔[68]

نتائج بحث:

مندرجہ بالا ابحاث کی روشنی میں واضح ہے کہ

- معجزہ کا ظہور مدعی نبوت کی صداقت کے اظہار کیلئے ہوتا ہے۔
- انبیاء سے صادر ہونے والے خارق عادت امور کو متکلمین نے معجزہ سے تعبیر کیا ہے جبکہ قرآن کریم میں ان کے بیان کے لئے دیگر الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔
- صدر اول تا ہنوز تمام مصادر علوم اسلامیہ میں معجزہ کو موضوع بحث بنایا گیا ہے اور مختلف عناوین کے تحت سینکڑوں کتب لکھی جا چکی ہیں۔
- معجزہ کے فہم سے متعلقہ تمام بنیادی امور پر متقدمین و متاخرین نے سیر حاصل بحث کی ہے۔
- معجزہ کے اصول و مبادی میں علماء کا اختلاف ہے مگر مختلف آراء کی روشنی میں ایک جامع مؤقف اپنایا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات وحواشی:

[1] ابن منظور، جمال الدین، محمد بن مکرم، افریقی، لسان العرب، ایران: ادب الحوزۃ، ۱۴۰۵ھ، ۳۶۹/۵

Ibn Manzūr, Jamāl al-Dīn, Muḥammad ibn Makram, Afrīqī, Lisān al-ʻArab, Iran: Adab al-Ḥawzah, 1405 AH, 5/369

[2] التفتازانی، سعدالدین مسعود بن عمر، علامہ، شرح المقاصد، بیروت: عالم الکتب، ۱۹۹۸ء، ۱۱/۵

Al-Taftazānī, Saʻd al-Dīn Masʻūd ibn ʻUmar, ʻAllāmah, Sharḥ al-Maqāṣid, Beirut: ʻĀlam al-Kutub, 1998 CE, 5/11

[3] المائدہ: ۳۱

Al-Mā' idah: 31

[4] التوبۃ: ۳۰

Al-Tawbah: 3

5 الجن:۱۲

Al-Jinn: 12

6 الذریت:۲۹

Al-Dhāriyāt: 29

7 الاحقاف:۳۲

Al-Ahqāf: 32

8 فیروزآبادی،مجد الدین محمد بن یعقوب،العلامة اللغوی،القاموس المحیط،بیروت:مؤسسہ الرسالة،۱۹۹۸ء،ص:۵۱۶

Al-Fīrūzābādī, Majd al-Dīn Muḥammad ibn Ya'qūb, al-'Allāmah al-Lughawī, al-Qāmūs al-Muḥīṭ, Beirut: Maktabah al-Risālah, 1998 CE, p. 516

9 التفتازانی،سعدالدین مسعود بن عمر،علامہ،شرح المقاصد ،۱۱/۵

Al-Taftazānī, Sa'd al-Dīn Mas'ūd ibn 'Umar, 'Allāmah, Sharḥ al-Maqāṣid, 5/11

10 سالمی،ابو شکور،محمد بن عبدالسعید،التمهید فی بیان التوحید،دہلی:الفاروق،س۔ن،ص:۷۵۔۷۶

Sālīmī, Abū Shakūr, Muḥammad ibn 'Abd al-Sa'īd, al-Tamhīd fī Bayān al-Tawḥīd, Delhi: al-Fārūqī, s.n., p. 75-76

11 التفتازانی،سعدالدین،علامہ،شرح العقائدالنسفیہ،لاہور:مکتبہ رحمانیہ،س۔ ن،ص:۱۶۵

Al-Taftazānī, Sa'd al-Dīn, 'Allāmah, Sharḥ al-'Aqā' id al-Nasafīyah, Lahore: Maktabah Raḥmāniyah, s.n., p. 165

12 الجرجانی،علی بن محمد،میر سید شریف،معجم التعریفات،قاہرہ:دارالفضیلة،س۔ ن،ص:۱۸۴

Al-Jurjānī, 'Alī ibn Muḥammad, Mīr Sayyid Sharīf, al-Mu'jam al-Ta'ārīfāt, Cairo: Dār al-Faẓīlah, s.n., p. 184

13 الکاشفی،ملامعین واعظ،معارج النبوۃفی مدارج الفتوۃ،مترجمین:پیرزادہ اقبال فاروقی،مولانااصغر فاروقی،لاہور:مکتبہ نبویہ،۲۰۰۹ء،۵۳۹/۳

Al-Kāshifī, Malam'īn Wa'iẓ, Ma'ārij al-Nubuwwah fī Madārij al-Futuwah, Trans. by Pīrzādah Iqbāl Fārūqī, Maulānā Asghar Fārūqī, Lahore: Maktabah Nabawīyah, 2009 CE, 3/539

14 السیوطی،ابوالفضل،جلال الدین،عبدالرحمن بن ابی بکر،امام،الاتقان فی علوم القرآن،مدینہ:وزارۃ اوقاف،۱۴۲۶ھ،ص:۱۸۷۳

Al-Suyūtī, Abū al-Faḍl, Jalāl al-Dīn, 'Abd al-Raḥmān ibn Abī Bakr, Imām, al-Itqān fī 'Ulūm al-Qur'ān, Madīnah: Wizārat al-Awqāf, 1426 AH, p. 1873

15 قسطلانی،احمد بن محمد، علامہ، المواهب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ،بیروت:المکتب الاسلامی، ۲۰۰۴ء، ۴۹۰/۲

Al-Qasṭalānī, Aḥmad ibn Muḥammad, 'Allāmah, al-Mawāhib al-Ladunīyah bil-Manḥ al-Muḥammadiyah, Beirut: al-Maktabah al-Islāmīyah, 2004 CE, 2/490

16 الصالحی، محمد بن یوسف،الامام،سبل الهدی والرشادفی سیرت خیرالعباد،القاہرہ:المجلس الاعلی للشئون الاسلامیہ،۱۹۹۷ء،۵۵۹/۹

Al-Ṣāliḥī, Muḥammad ibn Yūsuf, Imām, Subul al-Hudā wa al-Rashād fī Sīrat Khayr al-'Ibād, Cairo: al-Majlis al-'A'lī li-Shu'ūn al-Islāmīyah, 1997 CE, 9/559

17 پرہاروی،محمد عبدالعزیز،النبراس،لاہور: مکتبہ رضویہ،۱۹۷۷ء،ص:۸۰

Parhārwī, Muḥammad 'Abd al-'Azīz, al-Nibrās, Lahore: Maktabah Raẓwīyah, 1977 CE, p. 80

18 النبہانی،یوسف بن اسماعیل،امام،حجة الله علی العلمین فی معجزات سیدالمرسلین،بیروت:مطبعة الادیبہ،۱۳۱۶ھ،۱۰/۱

Al-Nabahānī, Yūsuf ibn Ismā 'īl, Imām, Ḥujjat Allāh 'alā al-'Ālamīn fī Mu'jizāt Sayyid al-Mursalīn, Beirut: Maṭba'at al-Adībah, 1316 AH, 1/10

19 الازہری،حسن ایوب،تبسیط العقائدالاسلامیہ،بیروت:دارالندوۃالجدیدة،۱۹۸۳ء ،ص:۱۴۴

Al-Azharī, Ḥasan Ayūb, Tabṣīṭ al-ʻAqāʼid al-Islāmīyah, Beirut: Dār al-Nadwah al-Jadīdah, 1983 CE, p. 144

20 اللہیبی،احمد بن عوض اللہ،الماتریدیہ،ریاض:دارالعصامۃ،١٤١٣ھ،ص:٣٨٨

Allāhībī, Aḥmad ibn ʻAwaḍ Allāh, al-Mātrīdīyah, Riyadh: Dār al-ʻIsāmah, 1413 AH, p. 388

21 النبہانی،یوسف بن اسماعیل،امام،حجۃ اللہ علی العلمین فی معجزات سیدالمرسلین، ٨/١

Al-Nabahānī, Yūsuf ibn Ismā ʻīl, Imām, Ḥujjat Allāh ʻalā al-ʻĀlamīn fī Muʻjizāt Sayyid al-Mursalīn, 1/8

22 مالکی،عیاض بن موسی ،قاضی،الشفاءبتعریف حقوق المصطفی،القاہرہ:دارالحدیث،٢٠٠٤ء،ص:١٧١

Mālikī, ʻIyāḍ ibn Mūsā, Qāḍī, al-Shifāʼ bi-Tʻārīf Ḥuqūq al-Muṣṭafā, Cairo: Dār al-Ḥadīth, 2004 CE, p. 171

23 سرہندی ،شیخ احمد فاروقی،اثبات النبوۃ،تحقیق: ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس،لاہور :پروگریسو بکس ، س۔ن،ص:٤٦

Sirhindī, Shaykh Aḥmad Farūqī, Ithbāt al-Nubuwwah, edited by Dr. Muḥammad Humāyūn ʻAbbās Shams, Lahore: Progressive Books, s.n., p. 46

24 القرطبی،ابوعبداللہ،محمد،الجامع لاحکام القرآن،بیروت:مؤسسۃ الرسالۃ،٢٠٠٦ء،١١٢/١

Al-Qurtubi, Abu Abdullah Muhammad ibn Ahmad, "Al-Jami' li-Ahkam al-Qur'an," Beirut: Maktabat al-Risalah, 2006, vol. 1, p. 112.

25 ایضاً

Ibid.

26 ایضاً ، ١١3/١

Ibid.1/13

27 ایضاً، ١١٣،١١٤/١

Ibid.1/113,114

28 قسطلانی،احمد بن محمد، علامہ، المواھب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ، ٤٩٠/٢

Qastalani, Ahmad ibn Muhammad, 'Alimah, Al-Mawahib al-Ladunniyah bil-Minh al-Muhammadiyah, 2/490

29 ایضاً ، ٤٩١/٢

Ibid.2/491

30 النبہانی،یوسف بن اسماعیل،امام،حجۃ اللہ علی العلمین فی معجزات سیدالمرسلین، ١٠/١

Al-Nabahani, Yusuf ibn Isma'il, Imam, Hujjat Allah 'ala al-'Alamin fi Mu'jizat Sayyid al-Mursalin, 1/10

31 ایضاً، ١١/١

Ibid.1/11

32 ایضاً

Ibid.

33 الازہری،حسن ایوب،تبسیط العقائدالاسلامیہ، ص: ١٤٥

Al-Azhari, Hassan Ayoub, Tabseet al-'Aqa'id al-Islamiyah, p. 145

34 فیروزآبادی،مجد الدین محمد بن یعقوب،العلامۃ اللغوی،القاموس المحیط ،ص:١٢٦١

Firozabadi, Majd al-Din Muhammad ibn Ya'qub, Al-'Allamah al-Lughawi, Al-Qamus al-Muhit, p. 1261

35 البقرۃ:١١٨

Al-Baqarah: 118

36 الطبری،ابو جعفر محمد بن جریر،جامع البیان عن تاویل آی القرآن،مکة المکرمه:دارالتربیه والتراث ، س ـن، ۲/ ۵۵۲
Al-Ṭabarī, Abū Ja'far Muḥammad ibn Jarīr, Imām, Jāmi' al-Bayān 'an Ta'wīl Āy al-Qur'ān, Makkah al-Mukarramah: Dār al-Tarbīyah wa al-Turāth, s.n., 2/552

37 الرعد:۳۸

Al-Ra'd: 38

38 ابن منظور،جمال الدین،محمد بن مکرم،افریقی،لسان العرب ،۵۱/۱۳
Ibn Manzūr, Jamāl al-Dīn, Muḥammad ibn Makram, Afrīqī, Lisān al-'Arab, 13/51

39 ایضاً

Ibid.

40 القصص:۳۲

Al-Qasas: 32

41 ابن کثیر،ابوالفداءاسمعیل بن عمر،امام،تفسیرالقرآن العظیم،الریاض:دارطیبه للنشروالتوزیع،۱۹۹۹ء، ۶/ ۲۳۵
Ibn Kathīr, Abū al-Fidā' Ismā'īl ibn 'Umar, Imām, Tafsīr al-Qur'ān al-'Azīm, Riyadh: Dār Ṭayyibah li-al-Nashr wa al-Tawzī', 1999 CE, 6/235

42 ابن منظور،جمال الدین،محمد بن مکرم،افریقی،لسان العرب ،۶۴/۴
Ibn Manzūr, Jamāl al-Dīn, Muḥammad ibn Makram, Afrīqī, Lisān al-'Arab, 4/64

43 بنی اسرائیل:۵۹

Banī Isrā'īl: 59

44 الرازی،ابو عبدالله محمد بن عمر،امام فخرالدین،مفاتیح الغیب ،بیروت:دار احیاءالتراث العربی،۱۴۲۰ھ، ۲۰/ ۳۵۹
Al-Rāzī, Abū 'Abd Allāh Muḥammad ibn 'Umar, Imām Fakhr al-Dīn, Mafātīḥ al-Ghayb, Beirut: Dār Ḥayā' al-Turāth al-'Arabī, 1420 AH, 20/359

45 المعجم الوسیط،مصر:مکتبة الشروق الدولیه،۲۰۰۴ ء،ص:۸۰
Al-Ma'jam al-Wasīṭ, Egypt: Maktabat al-Shurūq al-Dawlīyah, 2004 CE, p. 80

46 الأعراف:۷۳

Al-A'rāf: 73

47 بنی اسرائیل:۱۰۱

Banī Isrā'īl: 101

48 الطبری،ابو جعفر محمد بن جریر،امام،جامع البیان عن تاویل آی القرآن، ۱۷ / ۵۶۴
Al-Ṭabarī, Abū Ja'far Muḥammad ibn Jarīr, Imām, Jāmi' al-Bayān 'an Ta'wīl Āy al-Qur'ān, 17/564

49 الجوهری،اسماعیل بن حماد،الصحاح تاج اللغة وصحاح العربیه،بیروت:دارالعلم للملایین،۱۹۷۹ء،ص:۱۵۴۱
Al-Jawharī, Ismā'īl ibn Ḥamād, al-Ṣiḥāḥ Tāj al-Lughah wa Ṣiḥāḥ al-'Arabīyah, Beirut: Dār al-'Ilm li-al-Malāyīn, 1979 CE, p. 1541

50 البقرة: ۵۳

Al-Baqarah: 53

51 الرازی،ابو عبدالله محمد بن عمر،امام فخرالدین،مفاتیح الغیب ، ۵۱۴/۳
Al-Rāzī, Abū 'Abd Allāh Muḥammad ibn 'Umar, Imām Fakhr al-Dīn, Mafātīḥ al-Ghayb, 3/514

52 ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس،دلائل النبوۃ و خصائص النبوۃ(تاریخی و تحقیقی مطالعہ)،مشمولہ:فکرونظر،شمارہ ۲،اسلام آباد:ادارہ تحقیقات اسلامی،۲۰۰۴ء،۴۲/۵۰ـ ۵۵

Dr. Humāyūn ʻAbbās Shams, Dalāʼil al-Nubuwwah wa Khawāṣṣ al-Nubuwwah (Tārīkhī wa Taḥqīqī Mutālaʻah), Shumārah 2, Islamabad: Idārah Taḥqīqāt Islāmīyah, 2004 CE, p. 42/50-55

53 الازہری،حسن ایوب،تبسیط العقائدالاسلامیہ، ص: ١٤٥

Al-Azharī, Ḥasan Ayūb, Tabṣīṭ al-ʻAqāʼid al-Islāmīyah, p. 145

54 ایضاً

Ibid .

55 بخاری، محمد بن اسمعیل،الجامع الصحیح، کتاب تفسیر القرآن ،باب سورۃ اقتربت الساعۃ ، رقم الحدیث: ٤٨٦٨

Bukhari, Muhammad ibn Ismail, Imam, *Al-Jami' al-Sahih*, Kitab Tafseer al-Quran, Bab Surat Iqtarabat al-Sa'ah, Hadith Number: 4868

56 الازہری،حسن ایوب،تبسیط العقائدالاسلامیہ، ص: ١٤٦

Al-Azharī, Ḥasan Ayūb, Tabṣīṭ al-ʻAqāʼid al-Islāmīyah, p. 146

57 اصبہانی، ابو نعیم،الحافظ الکبیر، دلائل النبوۃ، بیروت:المکتبۃ العصریہ، ٢٠١٢ء، رقم الحدیث:٩٨

Asbahānī, Abū Naʻīm, al-Ḥāfiẓ al-Kabīr, Dalāʼil al-Nubuwwah, Beirut: al-Maktabah al-ʻAsrīyah, 2012 CE, Riḥm al-Ḥadīth: 98

58 الازہری،حسن ایوب،تبسیط العقائدالاسلامیہ، ص: ١٤٥

Al-Azharī, Ḥasan Ayūb, Tabṣīṭ al-ʻAqāʼid al-Islāmīyah, p. 145

59 اصبہانی، ابو نعیم،الحافظ الکبیر، دلائل النبوۃ، رقم الحدیث: ٥٢٧

Asbahānī, Abū Naʻīm, al-Ḥāfiẓ al-Kabīr, Dalāʼil al-Nubuwwah, Riḥm al-Ḥadīth: 527

60 الازہری،حسن ایوب،تبسیط العقائدالاسلامیہ ،ص: ١٤٥

Al-Azharī, Ḥasan Ayūb, Tabṣīṭ al-ʻAqāʼid al-Islāmīyah, p. 145

61 ایضاً

Ibid.

62 ایضاً ، ص:١٤٦

Ibid., p. 146

63 بخاری، محمد بن اسمعیل،الجامع الصحیح، کتاب احادیث الانبیاء،باب ما ذکر عن بنی اسرائیل ،رقم الحدیث:٣٤٥٠

Bukhari, Muhammad ibn Ismail, Imam, *Al-Jami' al-Sahih*, Kitab Ahadith al-Anbiya', Bab Ma Dhukira 'an Bani Isra'il, Hadith Number: 3450

64 الازہری،حسن ایوب،تبسیط العقائدالاسلامیہ، ص: ١٤٦

Al-Azharī, Ḥasan Ayūb, Tabṣīṭ al-ʻAqāʼid al-Islāmīyah, p. 146

65 طہ:٦٦

Ṭāhā: 66

66 الازہری،حسن ایوب،تبسیط العقائدالاسلامیہ، ص: ١٤٧

Al-Azharī, Ḥasan Ayūb, Tabṣīṭ al-ʻAqāʼid al-Islāmīyah, p. 147

67 ایضاً

Ibid.

68 سرہندی ،شیخ احمد،اثبات النبوۃ،تحقیق: ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس،لاہور :پروگریسو بکس ، س-ن،ص:8

Sirhindī, Shaykh Aḥmad Farūqī, Imām Rabbānī, Ithbāt al-Nubuwwah, edited by Dr. Muḥammad Humāyūn ʻAbbās Shams, Lahore: Progressive Books, s.n., p. 8